

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیصہ — قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۱ جلد ۴ — لودیانہ ۶ جنوری ۱۸۷۶ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۲۳ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۲۳ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ انکے قایم مقام ہو کر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یوروپین کی خدمت میں جنھیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں۔ صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان بارزان قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب مثلاً کل و جیب گھڑی و زیورات ادویات آلات سواری یعنے بگھی وغیرہ ساخت لنڈن و دیگر ولایت کے اسباب حسب خواہش مشتری خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ معم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں۔

صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکات اور دیلو راور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں۔ جو صاحبان کچھ دریافت کرنا چاہیں جناب مہتمم نورافشاں سے دریافت کر سکتے ہیں

نورافشاں

دہلی کے دربار میں رئیس لوہارو۔ دوجانا۔ پاٹودی شریک ہونگے اور بلحاظ اسکے کہ دہلی میں ازدحام کثیر ہونہ پاوے دیگر روسا لاہور کے دربار میں شریک ہونگے + اچھا ہوا کیونکہ جب اسقدر آدمی جمع ہوتے تو ضرور قاعدہ کے موافق بیماری پھیلتی۔ کچھ تو دہلی والوں کو بارش نے تباہ کیا تھا۔ اب بیماری خبر لیتی گورنمنٹ نے بھی یہہ حکم سوچکر دیا جو دہلی والوں کے حق میں مفید ہی +

لاہور کے دربار میں روسا ذیل معہ اپنے ہمراہیوں کے جنکی تعداد ذیل میں درج ہی شامل ہونگے +

نواب صاحب بہاولپور	تعداد ہمراہی	۲۰۰۰
راجہ صاحب نابھہ	″	۱۵۰۰
راجہ صاحب کپورتھلہ	″	۱۵۰۰
راجہ صاحب منڈی	″	۱۵۰۰
نواب مالیرکوٹلہ	″	۵۰۰
راجہ صاحب سکیٹ	″	۴۰۰

۴۰۰

راجہ صاحب کلسیہ

سنا ہی کہ لاہور کے دربار میں بڑی آتش بازی چھوڑی جاویگی لکھنو اور الہ اباد وغیرہ کے آتش باز بولائے گئے ہیں +

الہ اباد کی خبر سے معلوم ہوا کہ ایک بہادر افغان رحیم خان نام جسکی تلاش میں پنجاب کے حکام مدت سے تھے ۱۳ دسمبر کو الہ اباد میں گرفتار ہوا +

سرکار کا چور کہیں نہیں چھپ سکتا۔

شعلہ طور میں لکھا ہی کہ باغی سردار لال پورہ متعلقہ کابل جسنے میجر میکیڈ انلڈ صاحب کو قتل کیا تھا ایک جمعیت اپنے ہمراہ لئے روسیوں کی زیر حکومت مقام مجھنی و لال پورہ کے وسط میں مقیم ہی اور روس کے اوباشوں کو بطور لشکر فراہم کیا +

امتحان وکالت کا ہائی کورٹ الہ اباد میں ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ جنوری کو ہوگا اگر اکی مرتبہ کوئی شخص نقل کرتا ہوا پکڑا گیا تو دو برس تک اُسکا امتحان نہ ہوگا +

شاہی جلسہ جغرافیہ لنڈن میں جمع ہوا۔ اُسمیں جناب سرہنری رالنسن صاحب نے اسپیچ کی۔ جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ معاملات وسط ایشیا اب بہت کچھ ظاہر ہوگئے ہیں جو مقامات درمیان روس و افغانستان کے ہیں انکے حالات اُنہوں نے بھی دریافت کئے ہیں۔ اور ہم لوگوں سے بھی اور خاصکر اُسوقت دریافت ہوا جبکہ ایک گروہ قرار دیا گیا تھا اور حصار کو گیا تھا یہہ گروہ سال گذشتہ میں سمرقند سے روانہ ہوا تھا اور مشہد میں ہوتا ہوا حصار میں داخل ہوا تھا اور وہاں سے مقام دمسک اور پولی سنگین میں ہوکر ہوا کلاب کو گیا تھا +

صاحب موصوف کا قول ہی کہ شروع نومبر تک روسیوں نے نقشہ سرحد افغانستان تک کا بنا لیا ہوگا اور چونکہ روسی روز بروز آگے بڑھتے چلے آتے ہیں۔ اسلئے انکو اور بھی حالات معلوم ہوتے رہینگے +

صاحب اخبار وکیل ہندوستان اپنے اخبار مطبوعہ یکم جنوری سنہ ۸۰ صفحہ ۹ کالم سیوم میں فرماتے ہیں کہ یہی پرچہ ہمارے بعض عیسائی بھائیوں کی نظر اقدس و اعلے میں ایسا گھنونا ہوا کہ اُسکا دیکھنا چھوڑ دیا۔ مگر ہمنے انکی ذرا بھی پرواہ نہیں کی اور نہ اپنے دل میں کچھ گھبراہٹ پیدا کی کیونکہ ہمنے کسی انسان کے گھمنڈ پر یہہ کارخانہ اور اخبار جاری نہیں کیا تھا۔

یہہ طعن صاحب اخبار وکیل ہندوستان کا ہمکو بیجا معلوم ہوتا ہی اسلئے وہ اخبار جسمیں خلاف واقع عیسائیوں کی مذمت و تعریف شایع ہو مثلاً پرچہ وکیل ہندوستان مطبوعہ ۲۰ نومبر سنہ ۷۹ وغیرہ +

نہ صرف عیسائیوں ہی کی نظروں میں گھنونا بلکہ اہل اسلام و اہل ہنود کی نظروں میں بھی ایسا ہی معلوم دیگا۔ سچ تو یہہ ہی کہ وکیل ہندوستان وکالت کے لئے دو کشتیوں پر سوار ہوا تھا اگر ایک معزز پادری صاحب اُسکے ناخدا نبنتے تو درمیان ہی میں ڈوب جاتا۔ تو پھر یہہ فخر اور نمود کی صورت کہاں سے ہوتی +

ہمکو وکیل ہندوستان کے مخاطب ہونے میں کچھ عار نہیں ہی۔ ہاں مگر جب یہہ باتیں ہوں تو مجبور ہیں +

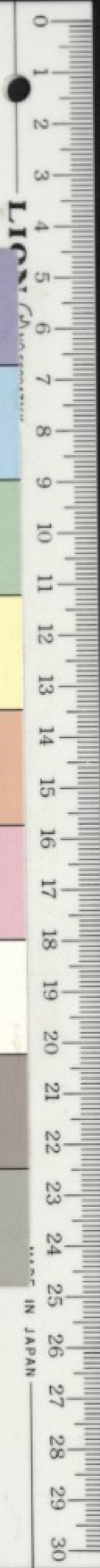
تصحیح ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں جو ایک آرٹیکل امرتسر نارمل اسکول کے بابت ہمنے لکھا تھا اُسمیں ہمسے یہہ لکھا گیا کہ ایک جماعت انگریزی کی بھی اِس اسکول میں قایم ہی سو ہم اپنے ناظرین اخبار کو اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت انگریزی کی سال حال میں قایم ہوگی +

صیغہ مراسلات میں ایک مراسلہ جناب بابو گوکل چند صاحب سب اسسٹنٹ سرجن لودیانہ کیطرف سے ہمارے اخبار میں درج ہوا ہی۔ وہ مضمون مراسلہ بابو صاحب نے جلسہ عام میں جو جناب پادری ویریصاحب نے بتقریب بادگاری حضور شہزادہ صاحب مشن احاطہ میں ۵ جنوری سنہ ۱۸۸۰ کو منعقد کیا تھا پڑھکر سنایا۔ ہماری رائے میں اگر اہالیان شہر لودیانہ اُس مضمون پر توجہ فرماویں تو عین خوشی کی بات ہی

ایک خبری سنہ صاحبان مشتریان کے جہد نور افشاں کی ہم نذر کرتے ہیں۔

سن چھہتر کی مزاج پرسی

آمد آمد سن چھہتر کی آمد۔ خوب آئے تو ہم عمدہ ہی۔ ہاں صاحب آپ آئے کس طرح تشریف لائے ہمکو آپکی انتظاری دیکھتے دیکھتے ۳۶۵ دن گذر گئے ہمکو آپ سے ایک شکایت کرنی ہی۔ ٹھہرو ابھی کیوں شکایت کرتے ہو میں آپکے پاس بہت عرصہ تک قیام کرونگا کیونکہ تمنے مری انتظاری میں ۳۶۵ دن گذار دئے مجکو بھی اب یہہ ہی لازم ہی کہ تمہارے پاس ۳۶۵ ہی دن ٹھہروں اور تمہاری سب شکائتیں اور حکائتیں سنوں اور تمہاری مطلب براری کے واسطے سب کچھ کروں کیونکہ میں ایسا مہمان ہوں کہ تمام دنیا میں آج میری جرچہ ہی۔ غریب کے امیر کے بادشاہ کے رعیت کے سبکے یہاں مری مہمانی ہی لو دیکھو جس روز میں آیا مری خوشی میں گورنمنٹ انگلشیہ نے تمام کام بند کئے اور تمام ملازمین کو چھوٹی ہوئی آپ یہہ نہ سمجھیں کہ یہہ ایک ہی چھوٹی ہی معمولی تعطیلوں کے سوا ۱۹ یوم سرکار نے اور بھی بھڑا دئے



ہیں اور جب جا ہونگا تو ایک ہفتہ کی تمام عدالتوں میں تعطیل کراونگا۔

آپ اپنی ہی کہے چلے جاتے ہو ہمنے ایک شکایت کا لفظ کہا تھا وہ تو آپ نے سنا ہی نہیں اپنی شیخی ہندوستانیوں والی لے بیٹھے کہ ہمارے ماموں جی گیارہ باغ پندرہ حویلیاں سات عورتیں ہیں جو پوچھا کہ آپ یہاں کیوں آئے تو کہا کہ میاں میں گھر سے لڑکر چلا آیا ہوں۔ اگر دیوانی کی جبڑاس ملجاوے تو اچھا ہی ہیں خوب کہی دونگا اور ڈاونگا گھر جانے گھر والے +

ہاں صاحب فرمائے کیا شکایت ہی۔ جناب شکایت یہہ ہی کہ آپ تو آگئے مگر جن لوگوں نے آپکو درمیان میں ڈال کر ضامن بنایا تھا کہ شروع سن چھہتر میں بقایا وپیشگی بھجوا دینگے ہمارے نام اخبار بھجا کر و یعنے آپکے بھروسے اور آپکی امارت ونیز آپکی رعب داب کو دیکھکر اخبار بھیجنا شروع کردیا کاغذ بھی گیا اور محصول میں عبث نقد آدہ آنہ ہفتہ وار کے حساب سے یوں نذر کیا اب بتلاؤ ہم آپ سے وصول کریں یا اُن سے +

سنو جی یہہ معاملہ کی بات ہی اور معاملہ بھی کیسا یعنے روپیہ اور پیسا دنیاوی جھگڑے جس قدر ہیں سب روپیہ پیسے کے طفیل ہیں کوئی ایسا ہوگا جو بلا طلب دیتا ہوگا اگر طلبی کے وقت بھی دیدے تو غنیمت سمجھا چاہئے مجھسے آپ کیوں الجھتے ہیں کیونکہ یہہ قاعدہ کی بات ہی کہ پہلے اصل سے مانگو اگر وے نہ دیں تو میں حاضر ہوں +

یہہ تو آپ نے سچ نہ کہا کہ کوئی ایسا ہوگا جو بلا طلب دیتا ہوگا۔ کیونکہ ہمارے خریداران اخبار بہت ایسے ہیں جو بلا طلب بھیجتے ہیں۔ اور یہہ جو طلبی کا فقرہ اور مانگنیکا قاعدہ آپ نے بتلایا ہی یہہ ہماری عادت میں داخل نہیں کیونکہ اجتک ہمنے کبھی چٹھی نہیں لکھی کہ قیمت بھجدو۔ البتہ دو چار دفعہ اخبار کے ذریعہ سے کہا ہو تو کہا ہوا +

سونا دہندوں کے کان پر جوں بھی نہیں چلی۔

میں تمہارا ضامن تو نہیں ہوں تمہارا ضامن وہ ہی جسکے روبرو اور جسکے وقت میں یہہ سارا معاملہ ہوا وہ تمہارا ضامن ہی یعنے سن چھہتر اسکو پکڑو اُسیتے تمہارے اخبار پکوائے مجھسے کیا واسطہ۔

خوب صاحب خوب آتے ہی جواب دیتے ہو اور ضامن بھی اُسکو بتلاتے ہو کہ جسکا کچھ پتہ نہیں اُسکو ہم کہاں ڈھونڈھیں۔ اور کسکی عملداری میں فریاد کریں وہ ضامن نہ عملداری سرکاری میں نہ کسی رجواڑے میں نہ ممالک ایشیا میں نہ امریکہ نہ افریقہ نہ یورپ میں غرض کرہ ارضی پر اُسکا کہیں پتہ نہیں ہی اگر مہربانی کرکے اُسکا پتہ لگادو تو آپکی مہربانی ہوگی چلو میں بتلاتا ہوں تمہارا ضامن پکڑواتا ہوں مگر اصل کے نام تم مجکو بتلادو کہ کن کن صاحبان نے تمہارے اخبار کی قیمت دبا رکھی ہی +

نہیں صاحب یہہ تو ہمسے نہیں ہوسکیگا کہ ہم نادہندونکے نام بتلادیں کیونکہ آپ سارے جہان میں اُنکا نام روشن کریں گے یعنے اگر تمکو بتلادیا تو اخبار میں ضرور چھپ جاویگا ہاں اگر تمکو اپنی آنکھ سے دیکھنا منظور ہی تو ہمارا رجسٹر دیکھ لو مگر چپکے رہنا دیکھ لینا زبان سے نام کبھی مت لینا +

اچھا لاؤ دکھلاؤ۔ رجسٹر ہمارے سامنے کرو +

لو صاحب +

یہہ رجسٹر تو سن چھہتر کا ہی کیا اس میں بھی کوئی ایسا نام ہی کہ جسکے ذمہ کچھ رقم ہو +

ہاں صاحب دیکھو آپکے روبرو ہی +

ہمکو تو اسمیں پندرہ بیس نام ایسے نظر آئے جنکے نام بقایا نور افشاں ہی +

اچھا کچھ اور +

یہہ لو سن چوہتر کا رجسٹر اسکو بھی ملاحظہ فرماؤ دیکھو کتنے ناموں کے مقابل رقم واجب الطلب ہی +

مینے دیکھا یہہ نام کسکا ہی یہہ صاحب تو اُس شہر میں رہتے ہیں اور یہہ اُنکا نام +

نہی صاحب نام مت بولو بھائی تمہاری یہہ ہی شرط ہی نام کبھی مت لینا لاؤ ہم تمکو رجسٹر نہیں دکھلاتے کیونکہ سن چھہتر میں ایسے نام بہت ہیں تمہارا کیا جاتا ہی کسیکا نام بولوگے ہمارے دوستگی ٹوٹ جاوینگے یہہ شہر میں جاکر کہدینگے اور عجب نہیں کہ کسی اخبار میں لکھ بھیجیں +

کیوں میرا اعتبار نہیں ہی کیا میں بھی سن چھہتر کیطرح وعدہ خلافی کرونگا صاحب جیسے سن چھہتر ویسے آپ۔ آپ میں اور اُسمیں فرق ہی کیا ہی بال بھر کا فرق نہیں ایک ساعت کا تفاوت نہیں +

خاموش رہو جی میں بڑا اعتباری ہوں دیکھو میں شروع ہوں اور شہزادہ صاحب ویلس یہاں موجود ہیں تمہارا دام دام وصول کرادونگا جمع خاطر رکھو +

ہماری تو خاطر جمع ہی اگر خاطر جمع نہوتی تو اتنے دن کیونکر خاموش رہتے سچ تو یہہ ہی کہ اگر اخبار والوں میں استقلال نہو تو سیکڑوں نالشیں عدالتوں میں دائر ہوا کریں۔ مگر ہمارے میں سب سے زیادہ استقلال ہی کیونکہ ہم نے کوئی خط طلبی قیمت اخبار کے واسطے کبھی نہیں لکھا ہی +

تم دیکھ لینا کہ ہم خط نہیں لکھینگے اور لوگ قیمت بھیجدینگے +

اچھا اب میں جاکر کسی اور اخبار والے کی سنتا ہوں تمہارے پاس پھر آؤنگا سلام سلام +

رسی جلگئی بٹ نہیں گئے

سچ ہی کہ عادت جبلی نہیں جاتی - آدمی کو جو عادت بد پڑ جاتی ہی اُس سے پرہیز نہیں کرتا اپنا نفع نقصان کچھ نہیں دیکھتا یہاں تک کہ ریاست سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں مگر اپنی عادت سے باز نہیں آتے - نکتہ چین کہیں گے کہ ایسا کون ہی ہمکو بتلاؤ - سابق مہاراجہ برودہ ہیں - اکثر اخبار نویس ابتک یہہ ہی کہتے گئے کہ مہاراجہ برودہ بے قصور ہی - لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے اُنکو ناحق الزام دیا ہی - ہمنے اُن دنوں بہی لکھا کہ ضرور والی برودہ مجرم ہی اور لایق سزا کے ہی +

سزا بہی ملگئی مگر مہاراجہ صاحب اپنی کرتوت سے باز نہ آئے اب ہمکو اُمید ہی کہ کچھ اور بہی سزا پاوینگے - آجکل مہاراجہ صاحب کی ایک کرتوت ظاہر ہوئی ہی اور وہ یہہ ہی - صاحب لارنس گزٹ بحوالہ تحریر کارسپانڈنٹ لکھتے ہیں کہ باوجود اسقدر حفاظت اور نگہبانی کی ملہراؤ مخلوع راجہ برودہ اپنے فن و فریب سے باز نہیں آتے یعنی وہ کاغذ کے گھوڑے دوڑائے چلے جاتے ہیں - درنیو بلا کا یہہ عجیب منصوبہ ظاہر ہوا ہی کہ وہ اپنے خاکروب کے معرفت بعض ساہوکاروں کے نام خط بہیجتا ہی اور ساہوکار لوگ اُنکا جواب ایک معتبر بیراگی کے ہاتھ دوسو بن مشہور آدمی کے پاس مدراس میں روانہ کرتے ہیں چنانچہ جس روز شاہزادہ ویلس برودہ میں رونق فروز ہوئے تو رات کے وقت باغ میں ایک بیراگی پھرتا ہوا ملا اور ایک ہندوستانی آدمی نے اُسکو مشتبہ جانکر گرفتار کرلیا اُسوقت یہہ تمام بہید ظاہر ہوگیا +

وہ ہی کارسپانڈنٹ برودہ لکھتا ہی کہ درنیو بلا ملونت راؤ دیوان ملہراؤ سابق کے مکان سے جو کالے پانی بہیجا گیا تھا اور اب مقام کلیانی میں مقیم ہی بہت سا زیور دفن کیا ہوا دستیاب ہوا اور برودہ کے حاکموں نے اُس کے مکان کے کہدوانے سے دولاکھ روپیہ کی قیمت کا زیور پایا +

اب سوچنا چاہئے کہ جس شخص کا فن و فریب کا وتیرہ ہو اور ہمیشہ بگاڑ کی صورت پیدا کرتا رہے اور مجرم بہی بھاری ہو تو اُسکو ہندوستان میں رکھنے سے کیا فایدہ سوائے اسکے کہ وہ کچھ اور کرے اور مقدمہ ہو تحقیقات کیجاوے حکام کی تضیع اوقات ہو - مناسب ہی کہ مخلوع ملہراؤ کسی جزیرہ میں بہیجا جاوے جہاں سے اُسکی خط کتابت مسدود ہو + لطیف

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضوں کے جواب میں

ایک آدمی نے اپنے لڑکوں سے وعدہ کیا کہ چندروز کے بعد میں تمہارے واسطے بہت خوبصورت اور فایدہ مند چیزیں لاؤنگا اور لو اُن کا نمونہ میں تمہیں دیتا ہوں اِس لئے کہ وہ چیزیں ہمیشہ تمہاری یاد میں رہیں - تم اُن نمونوں کو خبرداری سے رکھو اور اُن کو بار بار دیکھو اگر چندروز کے بعد وہ باپ اُن تحفہ چیزوں کو لادے اور اُن کو دیوے تو وہ بڑے خوش ہونگے - اور جب نمونوں کا اصل اُن کو مل گیا تو اُن کی قدر کچھ نہ کرینگے - اگر کوئی لڑکا اُن تحفہ چیزوں کو چھوڑکر صرف نقل کو قیمتی سمجھے تو باپ ضرور اُسکو کہیگا کہ اب نقل کسی کام کی نہیں اصل کو لو کہ وہ اچھی ہیں - اسیطرح خدا نے یہودیوں کو بہت ریت و رسم بخشیں جو آنے والی برکتوں کے نمونہ تھیں لیکن جب مسیح آیا اور اِس نے اُن رسموں کو پورا کیا اور اُن کو سکھلایا کہ جب تم لڑکے تھے تب ان تربیت کرنے والی رسموں کی جو دنیاوی بند میں تھی - لیکن اب تم کیوں دوبارہ اِن ضعیف اور ادنیٰ قواعد رسوم کی طرف مایل ہوتے ہو - اور پھر اُن کی غلامی میں کیا رہتے ہو - گلاتی کا چوتھا باب دیکھو - اگر کوئی کہے کہ ایک ایک ریت کے معنے بتاؤ - میں ہر ایک کے معنے نہیں بتا سکتا ہوں - لیکن کسی کسی کے بتلاؤنگا - خدا نے موسیٰ کو فرمایا کہ ہارون اور اُسکے بعد اُس کی اولاد میں سے ایک سردار کاہن مقرر ہووے ہمارے مسیح کا نشان تھا - سردار کاہن کے لئے حکم تھا کہ پاک ترین جگہہ میں جاکر جانور کا خون چھڑکاوے - یہہ مسیح کے خون کا نشان تھا کہ ہمارے گناہوں کے واسطے بہایا گیا - کاہن کے لئے حکم تھا کہ عبادت گاہ میں جاکر خوشبوئی جلاوے یہہ خوشبو روحانی بندگی کا جو خدا کی خدمت میں پہنچتی ہیں ایک صاف نشان ہی اِسی عبادت خانہ میں چراغ ہمیشہ جلتا رہتا تھا یہہ اُس روحانی روشنی کا جو کہ خدا کا کلام اور روح سے ایماندار وں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہی نشان ہی اور جو خدا نے چند ایک جانور جیسے سور اونٹ گھوڑا اور خرگوش وغیرہ کا گوشت منع فرمایا ہی - اِس سے یہہ مراد ہی کہ ہم دنیاوی لوگوں کے ناپاک کاموں سے پرہیز کریں جو کوئی کہے کہ مسیح نے ختنہ کرایا ضرور چاہئے کہ تمام عیسائی لوگ مختون ہوں - کیونکہ مرید کو اپنے پیشوا کی ہدایت پر چلنا چاہئے تو یہہ جواب ہی کہ اپنے اُستاد یا نبی کے نمونہ پر ہر ایک بات میں نہیں چلنا چاہئے - مثلاً محمد صاحب نے اٹھاراں عورت کے ساتھ نکاح کیا - لیکن محمدی نہیں سمجھتے ہیں کہ ہم پر فرض ہی کہ اٹھاراں عورت کے ساتھ نکاح کریں - خدا نے ختنہ کا حکم ابراہیم کو دیا - جس وقت اُس نے اُسے کہا کہ دیکھ میں تجھ سے یہہ عہد کرتا ہوں



کہ تو بہت قوموں کا باپ ہوگا۔ پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں اور میرا عہد جو میرے اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے اِس سے پایا جاتا ہے کہ ختنہ صرف ابرہام اور اُسکی نسل کے واسطے تھا اور عیسیٰ بھی ابرہام کی اولاد میں سے تھا اِس لئے وہ مختون ہوا۔ اور اگر کوئی پوچھے کہ ختنہ سے کیا مراد ہے۔ تو یہہ جواب ہے کہ وہ اُس عہد کا نشان تھا جو خدا نے ابرہام سے کیا۔ پیدایش ۱۷ باب ۱۰ آیت دیکھو۔ دوسرا یہہ اُسکے ایمان اور اُسکی راستبازی کا نشان ہے۔ رومیوں کے خط کا چوتھا باب ۱۱ آیت دیکھو۔ یعنے جب خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ تیری نسل ستاروں کی مانند ہوگی۔ ابرہام ایمان لایا اور ایمان اُس کی راستبازی گنا گیا۔ پیدایش کا ۱۵ باب اور اُسکی ۵ و ۶ آیت کو دیکھو پھر ختنہ تابعداری اور دلی پاکیزگی کا نشان ہے جیسا کہ استثنا کے ۱۰ باب میں لکھا ہے پس اپنے دلوں کا ختنہ کرو آگے کو گردن کشی نہ کرو۔ اور پھر پولوس فرماتا ہے کہ حقیقی مختون وہ ہیں جو راستبازی سے خدا کی عبادت کرتے ہیں اور عیسیٰ مسیح پر فخر کرتے ہیں اور جسم کا بھروسا نہیں کرتے۔ فلپیوں کے ۳ باب کی ۳ آیت اور رومیوں کے خط کے ۲ باب کی ۲۸ و ۲۹ آیت دیکھو کیا لکھا ہے۔ وہ ختنہ نہیں جو کہ جسم میں ہو۔ بلکہ ختنہ وہ ہے کہ دل اور روح سے ہو نہ لفظی جسکی تعریف خدا سے ہو نہ آدمیوں کی طرف سے +

پھر محمدی لوگ اکثر عیسائیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم شراب کیوں پیتے ہو۔ اور شراب پینا ضرور چوری کے برابر بلکہ اُس سے بھی بدتر ہے۔ لیکن دریافت کرنا چاہئے کہ یہہ کیونکر گناہ ہے۔ اگر تم کہو کہ یہہ ہر مذہب میں منع ہے تو توریت اور انجیل کو پڑھو کہ تمکو خوب معلوم ہوگا کہ اُسمیں کچھ منع نہیں ہے۔ اگر تم کہو کہ قرآن میں منع ہے تو شک نہیں لیکن اُسمیں بھی لکھا ہے کہ شراب میں فایدے ہیں اور یہہ بھی واضح ہو کہ ہم عیسائی ہیں مسلمان نہیں۔ فرض کرو کہ اگر کوئی ہندو تم سے کہے کہ گاے کا گوشت حرام ہے کیونکہ شاستر میں منع ہے۔ تو تم اُس کو کیا کہوگے۔ اچھا میں پوچھتا ہوں کہ شراب پینے میں کیا بُرائی ہے۔ اگر کہو کہ شراب پینے سے مستی اور مستی سے زناکاری خونریزی اور ہر طرح کے گناہ صادر ہوتے ہیں۔ ہاں بیشک یہہ خرابی اُس سے نہیں ہوتی بلکہ اُس کی کثرت سے اور بد طور پر استعمال کرنے سے پس شراب پینا بالکل ممنوع نہیں ہے۔ باقی پھر آیندہ

منقولات

بھونچال پرتگال

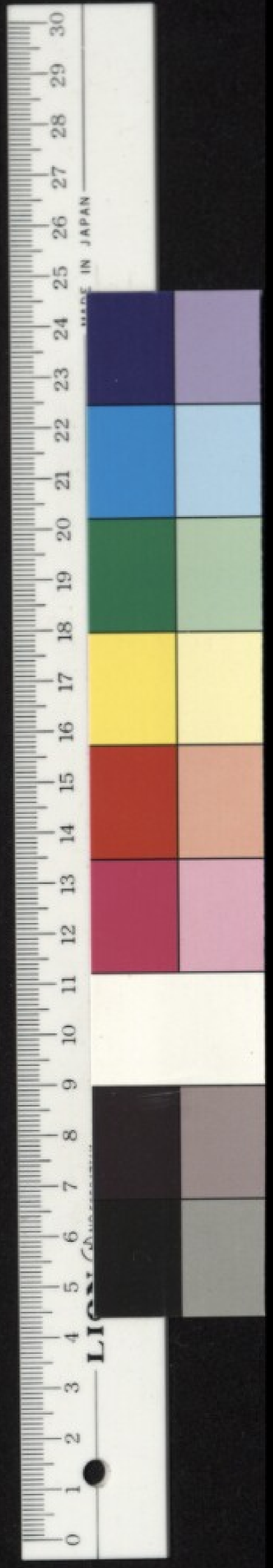
۱۷۵۵ء میں شہر لزبن دار السلطنت پرتگال میں ایسا سخت اور مہلک زلزلہ آیا تھا کہ اُسکے صدمہ سے زمین کا کلیجا پھٹ گیا اور شور حشر و ہنگامہ قیامت قایم ہوگیا تھا جسکے سُننے سے آجتک انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اُسکی کیفیت ہم بالتفصیل والتوضیح معرض بیان میں لاتے ہیں۔ ناظرین با تمکین کو معلوم ہو کہ پہلے لزبن کے باشندونکو قبل از آمد زلزلہ معلوم ہوا کہ بجلی کی گھڑگھڑاہٹ کی سی آواز زمین کے اندر سے آرہی ہے حیرت میں تھے کہ یا للعجب یہہ کیا بلا ہے جو زمین کے اندر عجب طرح سے غنغنا رہی ہے رفتہ رفتہ وہ آواز بڑے زور سے آنے لگی اور لوگوں کے دلپر دہشت و ہیبت زیادہ چھانے لگی یکایک یہہ معلوم ہوا کہ صدہا توپیں از زور دہان زمین لرزہ اور دھرتی رہ رہ کر پھٹی پڑرہی ہے۔ دفعتاً زلزلہ آگیا۔ لوگ بدحواس ہوگئے کہ یہہ کیا آفت ناگہانی و حیرت خیز ہے اور کیسا واقعہ نادیدنی و عبرت انگیز ہے سب گریہ وزاری دست بدعا تھے کہ بار خدایا خیر کیجیو اور شر آفات سے بچائیو۔ مگر یہہ دعا بمنزل اجابت قرین اور نقش مراد کرسی نشین نہ ہو لزلزلہ آتے ہی بڑے بڑے محل جو آسمان سے باتیں کرتے تھے اُڑ اُڑ کر زمین پر ناصیہ ہوئے۔ ایوان خسروی جو صناعان کامل فن اور معماران اعجاز پیشہ کی دستکاری سے بصرف زر خطیر طیار ہوئے تھے بطرفۃ العین مٹی میں مل گئے۔ قصر علے ہذا امرائے ذوی الاحترام اور روسا عالیمقام کی عمارت عالیشان اور غریبوں کے جھونپڑے اور مکان تہ و بالا ہوگئے۔ جس دن یہہ زلزلہ آیا اُسدن اتفاق سے گرجاؤں اور معبدوں میں آدمیونکا ایسا اژدحام عام تھا کہ شانے سے شانہ چھلتا تھا جسوقت یہ معابد بحکم معبود سر بسجود ہوئے۔ ہزارہا بندگان خدا عدیم الوجود اور رقایز بمنزل مقصود ہوئے۔ گرجا گھر گرجانے سے اُسوقت رشک گورستان بنگئے تھے۔ کوئی بیچارا سسکتا تھا کوئی شہتیر درخت کے تلے دبا ہوا بلکتا تھا عورتیں اپنے پیارے بچوں کو چھاتی سے چمٹا کر کلیجے سے لگائے دیوانہ وار اِدھر اُدھر ماری ماری پھرتی تھیں۔ سراسیمگی میں قدم قدم پر گرتی تھیں۔ لزبن کی پریرو لیڈیاں نفیس پوشاک سے بازیب و زینت آفت سے خاک میں لت پت ہر چہار سمت بدحواس گھومتی تھیں ذکور و اناث جوان و اطفال اور پیر کہن سال سب تباہ و خستہ حال جان بچاتے پھرتے تھے زندگی کے لالے پڑے تھے۔ خدا خدا کرکے چند منٹ بعد زلزلہ

موقوف ہوا۔ جو لوگ جیتے بچے تھے وہ مبہوت بیکس رہے تھے اور خدا کے شکر میں گرم گفتار تھے کہ اس بلائے بے درمان سے تو نے ہمکو محفوظ و مصئون رکھا۔ آدہ گھنٹے کے بعد پھر دم زمانہ داغ غم بر جگر نہید ✣ یک داغ نیک نا شدہ داغ دگر نہید ✣ کا معاملہ ہوا یعنی سمندر لہریں مارتا ہوا شہر میں داخل ہوا۔ جو محلے کیسقدر بستی میں واقع تھے وہ فوراً غرق آب ہو گئے۔ یہہ حال عبرت مآل مشاہدہ کرکے تین ہزار آدمیوں نے ایک بڑی عالیشان عمارت میں جاکر پناہ لی (جو اُسوقت باعتبار استحکام متحمل صدمات سیل متواج آب سمجھی گئی تھی) اور سمجھ بیٹھے کہ جسطرح طوفان نوح میں صرف وہی معدودے چند بچے تھے جو کشتی نوح پر سوار تھے اسی طرح اس پختہ مکان میں صرف ہم ہی لوگ محفوظ رہینگے باقی تمام شہر غرقاب ہو جائے گا۔ لیکن پختہ مکان کا بھروسا خیال خام تھا اور اُس مکان کا استحکام برائے نام تھا۔ قضیہ اسکے بالعکس پایا طوفان نے یہہ ستم ڈھایا کہ دم کے دم میں اُس قصر بلند کو ڈھایا۔ زلزلہ نے پہلے ہی اُس پختہ عمارت کی بنیاد کو ہلا کر ایسا کمزور کر دیا تھا کہ پانی نے آناً فاناً میں گرا دیا اور اُن تین ہزار آدمیوں سے ایک بھی جانبر نہوا یہہ سانحہ ہوش رُبا اور واقعہ حیرت انتما تو وہیں گذرا۔ اب رات کا اندھیرا پہنچنے سے سانس دیکھے تن بسمل میں جو آنے جاتے ✣ اور پھر کا دیا جلا دینے جاتے۔ ادھر آفتاب غروب ہوا اور اُدھر دوسرا گل کھلا جسقدر مکان گر گئے تھے اُن سب میں از خود آگ لگ گئی زلزلہ اور طوفان سے جو بچا تھا اُسکو آگ نے جلا دیا (آنچہ از دزد ماند قیماند ز تال برد) طوفان سے جو بچا وہ آگ کی نذر ہوا ع پارہ را سوخت آتش پارہ را آب برد ✣ آگ کے شعلے سو مقام پر نمودار ہوئے تھے وہ جتنے دن تک برابر جلا کئے۔ آخرکار جب حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان آفات ارضی و سماوی سے ساٹھ ہزار آدمی خاک میں مل گئے۔

مراسلات

ہمکو بڑی خوشی اور گرم جوشی سے یہہ بات فرحت بخش خاطر ہے کہ عالیجناب شاہزادہ صاحب بہادر دام اقبالہ کے قدوم میمنت لزوم سے ممالک ہندوستان و پنجاب وغیرہ ایسے رونق پذیر ہو رہے ہیں کہ ہر ایک شہر و قصبات میں مردمان رعایا و رؤسائے ملک اپنے اپنے شہر و قصبہ میں ہر ایک طرح کی آراستگی و پیراستگی میں بخوشی تمام بدل و جان معروف ہیں منجملہ اُنکے شہر لودیانہ و قرب و جوار کے شہر جالندھر و کانگڑہ و قصور کے رئیسوں نے بہت سے انتظام واسطے استقبال عالیجناب ممدوح کے کئے ہیں اور نیز یہہ بات ہر ایک ادنے و اعلے باشندگان اس ملک کو واجب اور لازم ہے کہ جناب ممدوح جس راستہ سے رونق افروزی فرماکر گذر فرماوینگے اُسکے ہر ایک اطراف و جوانب والونکے اُنکے سایہ ہما پایہ کے بہند دل ہونیکا شکریہ ادا کرنے کے واسطے ایسے تدابیر اور انتظام کرنے چاہئیں کہ جو موجب یادگار تشریف آوری جناب ممدوح کا ہمیشہ قایم اور روشن رہے چونکہ سوائے روشنی آتشبازی کے بعض اُمور ایسے روشن رہنے والے ہیں کہ جنکا یادگار نام مدت مدید تک رہیگا اپنے شہر لودیانہ کے باشندگان میں سے جو رؤساء عالی ہمت و ملازمان باقتدار نے جو باتفاق باہمی بتجویز چندہ کرکے تدبیر روشنی و آتشبازی کے بروز رونق افروزی عالیجناب ممدوح کری ہے اور نیز اور امورات بعض کو بھی سوچ رہے ہیں کہ کیا کیا امور واسطے یادگار جناب ممدوح کے ہونے چاہئیں۔ راقم بڑی خوشی سے رؤساء شہر و ملازمان باقدر کو یاد دلاتا ہے کہ ہر ایک شخص مشکور اور مفتخر ہو کر واسطے یادگار عالی جناب ممدوح چندہ میں سے اچھی باتیں یہہ کرنی چاہئیں کہ روشنی و آتشبازی جو بہت موزون و مناسب ہو مہیا کرنا واجب اور یہہ بات بڑی روشنی کی ہوگی کہ شفاخانہ لودیانہ میں ایک مکان کمرہ واسطے مریضان زنانہ کے اور ایک چاہ واسطے آبنوشی اُنہیں لوگوں اور نیز ہر ایک خاص و عام کے تعمیر کر دیا جاوے اور اُسکی عمارت میں موزون جگہہ پر تاریخ رونق افروزی و تشریف آوری جناب شاہزادہ صاحب ممدوح کے چٹان سنگ پر منقش کرا کر نصب کیا جاوے کہ ہر وقت فایدہ اُٹھانے نوساکنی مکان کمرہ مذکور کے اور پانی پینے کے ہر ایک مریض و شفا یاب ٹھنڈے دل سے اُنکو یادگار تشریف آوری جناب ممدوح کا سمجھکر واسطے افزونی عمر و حیات اقبال شاہزادہ صاحب کے دعائیں دیویگا۔ ای صاحبان ذرا توجہ فرماکر ہمت کو کام فرماویں۔ ایسا موقع پھر ہاتھ نہیں آویگا فقط ایک کام سے دو کام نکلتے ہیں یعنے ایک رفاہ عام جسمیں عام خاص مستفید ہونگے دوسری ایسی یادگار جناب شاہزادہ صاحب موصوف کی جسمیں اُنکا ہمیشہ نام ہمارے شہر لودیانہ میں قائم رہیگا اور غریب مسکین لاوارث مریضوں سے دعا موجب اُنکی حیاتی کا ہوگا۔

راقم گوکل چند سب اسسٹنٹ سرجن لودیانہ



اخبارات مُلکی و ولایتی

کابل۔ صاحب جلوہ طور لکھتے ہیں کہ ایک شخص کابل سے ضلع شاہپور میں آیا اُسکی زبانی معلوم ہوا کہ امیرزادہ ایوب خان برادر امیرزادہ یعقوب خان ہراتسے فرار ہو کر اپنے ماموں نوروز خان حاکم لالپورہ کے پاس پناہ پذیر ہوا ہے اور نوروز خان پہلے باجوڑ میں رہتا تھا اور اب جنگ و جدل کے واسطے لالپورہ میں مسکن پذیر ہوا ہے جو شخص کابل سے ذمہ لیکر آیا تھا کہ افغانستان کا راستہ کھول دونگا اور ہمیشہ کے واسطے جاری رکھونگا وہ شخص مِنجن خیل علاقہ انگریزی میں فوج لئے پڑا ہے اُسکو نوروز خان نے لکھ بھیجا ہے کہ اب کوئی قافلہ کو نجانے پاویگا اگر تمہیں لڑنا منظور ہو تو بیشک سپاہ لیکر ہمارے مقابلہ میں آجاؤ اور ہمنے کابل کا راستہ بند کر دیا ہے اب ہم بھی دیکھیں کہ کون اس راستہ کو کھول سکتا ہے غرض نوروز خان نے جبراً افغانستان کا راستہ بند کر دیا ہے اور امیر کی فوج بھی مقابلہ کے لئے آمادہ ہے مگر صرف اتنی دیر ہے کہ جو شخص راستہ کھولنے کا ذمہ وار ہے وہ چاہتا ہے کہ امیر صاحب سے اجازت لے لوں تو لڑوں چنانچہ اطلاعی عرضی اُسنے بھیجدی ہے جیسا جواب آویگا ویسا کریگا +

چین سے خبر آئی ہے کہ فوج انگریزی کا چین کو روانہ ہونا دوسرے سال تک ملتوی رہا +

قرضہ گورنمنٹ ہند کے ذمہ ایک ارب بائیس کروڑ اٹھارہ لاکھ چالیس ہزار دو سو اکتالیس روپیہ ہے +

بمبی مسٹر وارنر صاحب سکرٹری گورنمنٹ بمبی کے مارنے والے سولہ پارسیوں سے دو کو ایک ماہ کی قید بامشقت اور چند کو چار چار ماہ کی سزا ہوئی +

رومی حکم شاہ روم نے مہتمم اخبار الجوایب کے نام اِس مضمون کا حکم بھیجا ہے کہ کسی غیر ملک کے اخبار سے کوئی ایسا مضمون نقل نکیا جاوے جو انتظام سلطنت عثمانیہ کی خرابی ظاہر کرے +

ہم بھی یہہ ہی سمجھے ہوئے تھے کہ سلطان روم اپنی برائیاں نہیں دیکھ سکتے اگر دیکھتے تو یہہ خرابی بھی نہوتی +

صاحب اخبار ورلڈ لنڈن تحریر کرتے ہیں کہ ہمکو بخیتہ دریافت ہوا ہے کہ معاملہ روم کی بابت تینوں شمالی سلطنیں انگلنڈ کو اپنے ساتھ متفق کرنے میں کوشش کر رہی ہیں اور اُنہوں نے شرایط مندرجہ ذیل پیش کئے ہیں +

شرایط پیش کردہ جرمنی +

شرط۔۱ والشیا اور مالدیویا یعنے ممالک رومنا اور وہ تمام ملک جو دریائے ڈینوب کے شمالی طرف ہے شہنشاہ جرمن کا باجگذار رہے +

شرط۔۲ اضلاع بوسینا ہرزی گونیا بلگیریا اور کل ملک جو دریائے مذکور کے جنوب کی طرف واقع ہا شہنشاہ آسٹریا کے متعلق ہو +

شرط۔۳ قسطنطنیہ اور رومانیا کے مانٹگرو کا ایک حصہ خیال کئے جاویں یعنے یہہ سب ملک ملکر ایک ریاست مقرر ہو +

شرط مجوزہ روس +

انگلنڈ مصر پر قبضہ کرے اِس شرط سے کہ روس کا قبضہ قسطنطنیہ پر ہو جاوے +

قانون بغاوت بابت سنہ ۱۸۷۰ یکم جنوری سنہ ۷۶ سے جاری ہوگا اور بموجب دفعہ ۱۰ قانون مذکور کے عملدرامد بغاوت کا ہندوستان میں ہوگا +

مصر خدیو مصر نے اپنے تمام عزیزوں کو کونسل میں بھرتی کیا ہے۔ بڑا بیٹا وزیر اعظم ہے اور دوسرا بیٹا سررشتہ تعلیم کا وزیر ہے اور داماد کو عہدہ وزارت کا کام ہے + سچ ہے پہلے خویش بعدہ درویش +

برہما اِس سال تمام ملک برہما میں ایسا سخت سیلاب آیا جسسے دھانوں کی زراعت کو بہت نقصان ہوا +

ڈھاکہ میں ایک ہندوستانی نے مقام میرپور اور باگن باڑی کے درمیان ایک ایسا شیر مارا جو دنیا کے شیروں کی نسبت بہت قوی و دراز قد تھا یعنے طولاً سر سے دم تک دس فٹ تھا۔ نواب عبد الغنی خان صاحب رئیس ڈھاکہ نے اِس جوان شیر افگن کو ایک دوشالہ انعام میں عنایت فرمایا +

تعداد جنگ سنہ ۱۸۰۰ سے ابتک شاہ انگلنڈ نے ۴۹۔ اور شاہ فرانس نے ۳۰۔ اور شاہ روس نے ۲۴۔ اور شاہ آسٹریا نے ۱۲۔ اور شاہ پرشیا نے ۸ لڑائیاں سرکی ہیں +

سزا جو شخص مسٹر سیڈ صاحب کو قتل کرکے بھاگ گیا تھا نیپال سے گرفتار ہو کر آیا اور سولہ برس کی قید بامشقت ہوئی اور حکم ہے کہ عملہ پولیس بعد گذر جانے پانچ برس کے اُسکے چال چلن کی رپوٹ کرے +

روس روسیوں نے کوہ قند مفتوحہ حال پر اپنا قبضہ کر لیا اور یہہ حکم ترکستان میں روسیوں کی طرف سے جاری ہو گیا کہ سرحد ساحل سیر دریا سے دریائے ناریم تک بشمول کوہ قند جو متعلق سرحد روس ہے اور راستہ بھی اُسکا سلطنت روس میں جاتا ہے قبضہ کیا جاوے انتظام اِس سرحد کا جنرل اسکوبلف کمانیر فوجوں ضلع نامن گھام کے سپرد ہوا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ دار الخلافہ روس سے یہہ خبر آئی ہی کہ شاہ روس نے ایک جلسہ کر کے اُسمیں بیان کیا کہ شاہ اشٹریا و جرمنی تینوں سلطنتوں کی دوستی و صلح بہتر ہی اور فرمایا کہ دوستی اور محبت سے بادشاہوں کی خلقت میں امن کی صورت رہتی ہی +

جنرل روس کا پشاور میں آنا ۔ صاحب اشرف الاخبار بحوالہ لارنس گزٹ مریٹھ کے تحریر فرماتے ہیں کہ روس کے ایک جنرل صاحب قندھار کے راستہ سے کوہاٹ ہو کر اندنوں وارد پشاور ہوئے ہیں اور کرنل پالک صاحب کمشنر قسمت پشاور کے بنگلہ پر فروکش ہیں اور کرنل پالک صاحب کے ساتھ ۱۳ - دسمبر ۱۸۷۵ء کو واسطے معاینہ دریائے اٹک کے تشریف لے گئے +

امریکہ شہر گرنیڈ واقع ملک امریکہ میں اس شدت سے زلزلہ آیا کہ جسکے صدمہ سے تمام شہر ویران ہو گیا قریب ۲۵ ہزار کے آدمی مر گئے +

آگرہ کے حکام نے حکم دیا ہی کہ تمام بہشتے ریش و بروت رکھا کریں چنانچہ اسکی تعمیل ہو رہی ہی +

اعلان جلسہ لودیانہ

ایک جلسہ برائے قایم کرنے یادگاری حضور شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس متن احاطہ میں ہو چکا ہی اُسمیں چندہ بہت ہی تھوڑا ہوا ہی اور مبلغ پانچ ہزار روپیہ اُس یادگاری یعنے شفاخانہ زنانہ کے واسطے فراہم کرنا منظور ہی اسواسطے ایک اور جلسہ ۱۱ جنوری بوقت ۱۰ بجے دنکے مقام کچہری گھر میں ہوگا جن جن صاحبان کو اس کار خیر میں شریک ہونا منظور ہو جلسہ میں تشریف لاویں فقط ۔

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۵ء

تقرارات ۔ نمبر ۱۸۴۷ ۔ سنت سنگھ ممبر میونسپل کمیٹی حضرو ضلع راولپنڈی بجائے گنگا رام متوفی کے مقرر ہوا +

نمبر ۱۸۵۱ - اشخاص مندرجہ ذیل ممبر میونسپل کمیٹی تلہ گنگ ضلع جہلم مقرر ہوئے ۔

فیضا نمبردار ۔ مغل نمبردار ۔ فضل نمبردار ۔ قطب شاہ ۔ دیوان سنگھ ۔ سنگ صراف ۔

نمبر ۱۶۰۴ حافظ سمندر خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ دوم جماعت دوم سے درجہ دوم جماعت اول پر ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۵ء سے بجائے یار محمد خان تنزل شدہ کے مقرر ہوئے ۔

ترقیات ۔ نمبر ۱۵۰۴ - آنریبل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ۵ نومبر ۱۸۷۵ء سے ترقیات مندرجہ ذیل صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے بجائے مسٹر ایچ آر ٹی رابرٹس صاحب متوفی کے کرتے ہیں ۔

کرنل دہنسراج درجہ اول جماعت دویم سے درجہ سوم جماعت اول پر ۔

لودیانہ

۳ - جنوری کو چار آدمی مجرمان قتل عمد جیل خانہ کے محاذی پھانسی دئے گئے اوسوقت خلقت کا بڑا ہجوم تھا اور ہریک کے چہرہ پر عبرت کے آثار نمایاں تھے ۔ ایک مجرم تو وہ تھا جسنے سرالہ میں خون کیا تھا اور ہمارے اخبار میں شایع ہو چکا ہی ۔ تین مجرم وے تھے جنھوں نے بہلول پور میں ڈاکہ ڈالا تھا اور ایک عورت کو جان سے مار ڈالا تھا پولیس نے بڑی کوشش سے یہہ خون بر آمد کیا اصل تو یہہ ہی کہ بتوجہ جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کا انتظام قابل تعریف ہی +

اس ہفتہ میں جناب پادری ویری صاحب نے روسا لودیانہ کی خدمت میں ایک ایک خط بدیں مراد روانہ کیا کہ اور شہروں میں تو جناب حضور شہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس کی یادگاری قایم کرنے کو بہت کچھ کوششیں و ہمتیں ہو رہی ہیں ۔ مگر یہہ شہر لودیانہ ابھی مستثنی رہے ۔ ایک جلسہ قایم کیا جاوے اور اُس میں سب صاحبان قدم رنجہ فرماویں ۔ چنانچہ یہہ جلسہ ۵ جنوری ۱۰ بجے صبح کے شروع ہوا اور ساڑھے ۱۱ بجے تک آپس میں گفتگو ہوتی رہی اول جناب پادری ویری صاحب موصوف نے ایک عمدہ تقریر فرمائی جسکا خلاصہ یہہ تھا کہ شاہزادہ صاحب کی یادگاری میں یہاں ایک زنانہ شفاخانہ قایم کیا جاوے جس سے مستورات کو فایدہ پہنچے +

اسکے بعد جناب منشی ظہور الدین خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے تائید فرمائی بعدہ جناب بابو گوکل چند صاحب سب اسسٹنٹ سرجن نے مفصل کیفیت سنائی ۔ پھر چندہ کی گفتگو درمیان میں آئی گو کہ کچھ چندہ کا عذر بھی لکھا گیا ہی مگر اُسکو ہم ابھی شایع نہیں کرتے چونکہ ایک جلسہ ۱۱ جنوری کو پھر ہوگا ہفتہ آئندہ میں ہم تمام کیفیت درج اخبار کرینگے ۔

آج ۶ جنوری کو ۹ بجے صبح کے جلسہ سالیانہ طلبہ مشن اسکول لودیانہ کا منعقد ہوا اور طلبہ کو انعام تقسیم کیا گیا چونکہ اب گنجایش اس پرچہ میں نہیں ہی مفصل کیفیت ہفتہ آئندہ درج اخبار ہوگی ۔